السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا درمیانہ تشہد درودابراہیمی کے بغیر ہوگا یاوہ آخری تشہد کی طرح درودابراہیمی کے ساتھ ہوگا؟ امید ہے کہ آپ اس مسئلہ پر مختلف دلائل ذکر فرمائیں گے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمہور تواس طرف گئے ہیں کہ نماز کے درمیانی جلسہ (درمیانہ تشہد) میں صرف تشہد پڑھنا ہی کفایت کرجائے گااور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود صرف آخری تشہد میں پڑھا جائے گاایک حدیث کعب بن عجرہ کے واسطے سے بخاری ومسلم میں موجود ہے کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !ہمیں یہ تو معلوم ہوگیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیسے بھیجنا ہے؟ سویہ بتلائیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے پڑھا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[قولوا: اللّٰھمّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی إبرَاہیمَ، وعَلٰی آلِ إبرَاہیمَ، إنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ، وبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکتَ عَلٰی إبرَاہیمَ، وعَلٰی آلِ إبرَاہیمَ، فِی العَالَمِینَ إنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ"[1]"

کہو: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پراوران کی آل پر درود بھیج جس طرح تونے ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا یقیناً تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل پر برکت نازل کرجس طرح تونے "ابراہیم علیہ السلام پراورآل ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل کی بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔"

اسی طرح ابومسعودبدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے جس کوامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہتے ہیں کہ ہم سعد بن عبادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !اللہ تعالیٰ نے ہم کوآپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم دیا سوبتلائیے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پرکیسے درود پڑھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی حتی کہ ہم نے یہ پسند کیا

کہ کاش ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ پوچھتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[قولوا: اللّٰھمّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی إبرَاہیمَ، وعَلٰی آلِ إبرَاہیمَ، إنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ، وبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکتَ عَلٰی إبرَاہیمَ، وعَلٰی آلِ إبرَاہیمَ، فِی العَالَمِینَ إنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ"[2]"

کہو: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پراوران کی آل پر درود بھیج جس طرح تونے ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل پر برکت نازل کرجس طرح تونے جہانوں میں آل ابراہیم علیہ السلام پر برکت "نازل کی بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔"

اسی طرح کے الفاظ بخاری ومسلم میں ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے بھی مروی ہیں۔

ثابت یہ ہواکہ یہ احادیث جیساکہ آپ ملاحظہ کررہے ہیں درمیانے اورآخری تشہد میں فرق نہیں کرتی ہیں اسی لیے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ درمیانے اورآخری دونوں تشہدوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی مشروعیت کے قائل ہیں اورابوبن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے اورجمہور نے ایک ایسی حدیث سے دلیل پکڑی ہے جس حدیث میں ان کے موقف کی دلیل فی الحقیقت ہے ہی نہیں کیونکہ وہ سند کے اعتبار سے ضعیف روایت ہے اورمتن کے اعتبار سے اس کا مفہوم بھی ضعیف ہے اوروہ حدیث یہ ہے کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب درمیانے تشہد میں بیٹھتے تویوں محسوس ہوتاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی گرم پتھر پربیٹھے ہیں گویاکہ صحابی یہ کہنا چاہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے تشہد میں تھوڑی دیر کے لیے بیٹھتے تھے۔

یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے اوراس حدیث سے جو معنی لیا گیا ہے اس کے متعلق اہل علم نے کہا ہے کہ یہ بات تو معلوم ہے کہ یقیناً آدمی جب آخری تشہد پڑھتا ہے پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پراسی طرح درود پڑھتا ہے جیساکہ درمیانے تشہد میں پڑھاتھا پھر وہ اس پر دعا کا اضافہ کرتا ہے چنانچہ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے موجود ہے کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إذَا فَرَغَ أحَدُکُمْ مِنَ التَّشَھُّدِ الآخِرِ] فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنْ أرْبَعٍ یَقُولُ اللّٰھُمَّ إنِّی أعُوذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ "((صحیح مسلم))588[3]"

"جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہوتو چارچیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔ جہنم سے عذاب قبر سے مسیح دجال کے فتنہ سے اورزندگی وموت کے فتنہ سے۔"

بلکہ بعض اہل علم تواس تعوذ کے وجوب کے قائل ہیں اورابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کو نماز کا اعادہ کرنے کا حکم دیا کیونکہ اس نے مذکورہ چارچیزوں سے پناہ طلب نہیں کی تھی صحیح موقف جمہور علماء کا موقف ہے کہ درمیانے تشہد میں درود پڑھنا مستحب ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیئ الصلوة کو درود پڑھنے کا حکم نہیں دیا تھا اوراس حدیث پر نماز کے متعلقہ ارکان اورواجبات کے ثبوت پر

اعتماد کیا جاتا ہے اور اسی طرح صحیح مسلم میں علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد کے بعد اور سلام سے قبل پڑھا۔

[اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَاإِلَهَ إِلَّا أَنْتَ "[4]"

"اے اللہ! مجھے معاف کردے وہ جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کیا اور جو میں نے مخفی کیا اور جو اعلانیہ کیا اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔"

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں تشہد کے بیان میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا:

[ثم ليتخير أحدكم من الدعاء أعجبه إليه فليدع به ربه عزوجل "[5]"

"پھر تم میں سے کوئی اپنی پسندیدہ دعا چن لے اور اس کے ساتھ اپنے رب تعالیٰ سے دعا کرے۔"

ثابت یہ ہوا کہ خاص طور پر آخری تشہد کے بعد دعا کرنا مشروع اور مسنون ہے پس اگر آدمی اس سلسلہ میں وارد ہونے والے اذکار بھی پڑھے، مثلاً وہ ذکر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں وارد ہوا ہے اور وہ ذکر جو علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے تو یہ دو ذکر تشہد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے برابر ہیں۔

(ثابت ہوا کہ آخری تشہد درمیانے تشہد میں بیٹھنے کی مدت کی نسبت دوگنا ہے کیا ایسا ہی نہیں ہے! بہر حال یہ حدیث ضعیف ہے (فضیلۃ الشیخ محمد بن عبد المقصود

---

[1] (صحیح البخاری رقم الحدیث 3190)۔

[2] (صحیح مسلم رقم الحدیث 405)۔

[3] (صحیح مسلم رقم الحدیث 855)۔

[4] (صحیح البخاری رقم الحدیث 6035) صحیح مسلم رقم الحدیث 2719)۔

[5] (صحیح البخاری رقم الحدیث 800)۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 184

محدث فتویٰ